سید محمد کفیل بخاری

مسافران آخرت

حضرت مستری محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن اور جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے رفیقِ خاص حضرت مستری محمد عبداللہ ۱۳ جنوری ۲۰۰۰ء کو ۱۱ بجے دن نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیشہ کے لحاظ سے راج مستری تھے۔ ۶۹-۱۹۵۸ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلی ہی ملاقات میں شاہ جی کی شخصیت دل میں گھر کر گئی۔ ۱۹۶۱ء میں امیر شریعت کے جانشین حضرت سید ابوذر بخاری سے فکری و نظریاتی تعلق قائم کر لیا اور ۱۹۶۲ء میں مجلس احرار اسلام میں شامل ہوگئے۔

احرار اُن کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ تمام عمر محنت مزدوری کر کے رزق حلال کمایا۔ واجبی تعلیم تھی۔ مگر علماء کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کی تقاریر سننے کا شوق تھا۔ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کی مجلس کے حاضر باش رکن تھے۔ عصر کے وقت حضرت شاہ جی کی خدمت میں پہنچ جاتے۔ پھر مغرب اور کبھی عشاء پڑھ کر گھر لوٹتے۔ انہوں نے عثمان آباد کالونی ملتان میں اپنی رہائش سے ملحق ایک چھوٹی سی مسجد بنائی۔ اسکا نام مسجد معاویہ رکھا۔ حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے کئی برس یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور مسجد کی توسیع کے لئے مزید زمین خریدی، مستری صاحب مرحوم نے مسجد کی تعمیر مسلسل جاری رکھی۔ حضرت شاہ جی کے مشورہ و حکم پر چند کتابوں کو مستقل اپنے مطالعہ میں رکھا اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خود جمعہ کے اجتماع میں تقریر کرنے لگے اور اب وہ بہترین مقرر بھی تھے۔ مطالعہ میں وسعت پیدا ہو چکی تھی۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام قائم اکثر مدارس اور مساجد انہی کے ہاتھوں تعمیر ہوئے۔ مسجد احرار چناب نگر (ربوہ) سے لے کر مسجد ختم نبوت ملتان تک ہر ادارہ کی تعمیر میں انہوں نے حصہ لیا۔ احرار حلقوں میں وہ معمار احرار مشہور تھے۔ مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ان کی آخری تعمیر تھی انتقال سے چند روز قبل ہی اسے مکمل کیا تھا۔ وہ خاندان امیر شریعت سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد بھی اپنے روزانہ کے معمول کو جاری رکھا تقریباً روزانہ دار بنی ہاشم تشریف لاتے۔ حضرت سید عطاالمحسن بخاری رحمہ اللہ سے ملتے، دن بھر تعمیری کاموں میں مشغول رہتے درمیان میں کچھ وقت اپنے علمی اشکالات پر حضرت سید عطاالمحسن شاہ صاحب رحمہ اللہ سے گفتگو کرتے اور عصر کے وقت برادر عزیز ابن ابوذر سید محمد معاویہ بخاری سلمہ اللہ کے ہاں جاتے خیر و عافیت پوچھ کر پھر اپنے گھر لوٹتے کبھی نہ جاسکتے تو فون کر کے خیریت دریافت کرتے۔ جن مزدوروں کو اپنے ساتھ مستقل کام پر لگایا انہیں داڑھیاں رکھوائیں، صوم صلوٰۃ کا پابند بنایا اور ان کے بچوں کے نام صحابہؓ کرام کے ناموں پر رکھوائے۔ دو سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے مگر مزدوری ترک نہیں کی۔ انتقال سے ایک مہینہ قبل مثانہ میں غدود کا عارضہ لاحق ہوا۔ نشتر ہسپتال داخل ہوئے اور آپریشن کے بعد قدرے رُو بصحت ہوگئے۔ ۱۳ جنوری ۲۰۰۰ء بروز پیر تقریباً گیارہ بجے اچانک دل کا دورہ پڑا اور چند لمحوں میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ بعد العصر عیدگاہ ملتان کے صحن میں ابن ابوذر محترم سید